قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

نُور علیٰ نُور

مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی

علیہ الرحمۃ القوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡر

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں — نورِ خدا بن کر آئے گا بندے کے پیکر میں
نہیں ذوق جہاں بانی غلامانِ پیمبر میں — لگا دو آگ تاجِ طغرل وخاقان و سنجر میں
چھڑا فاراں کی چوٹی پہ جو نغمہ گونج اُٹھا آخر — حدودِ شش جہت میں کائنات ہفت کشو میں
ادھر آ چودہویں کے چاند آنکھوں میں تجھے رکھ لوں — کہ تو چمکا ہے صدیوں صحن ایوان پیمبر میں
وہ پا مرد اور وہ قانع وہ صابر اور بے پرواہ — کہ اک ٹھوکر میں دنیا ، مالِ دنیا ایک ٹھوکر میں
خمادِ بادہ سے انسان کو جب محوخودی دیکھا — نگاہ مست نے سجدوں کا نشہ بھردیا سر میں
نہ ملتا درس دنیا کو اگر عرفانِ الٰہی کا — خدا روز اک نیا ڈھلتا جہاں شعبدہ گر میں
سلام اُس پر صلوٰۃ اُس پر درودِ کائنات اُس پر — خدا کی ترجمانی جس نے کی انساں کے پیکر میں
جنہیں سیمابؔ ہے اُن کو ہے فکر جنت ودوزخ — ہماری کیا ہے بابا ہم نہ اس گھر میں نہ اُس گھر میں

نورِ محمدی

۲ ربیع الاول بمقام ۔۔۔۔۔۔۔سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پانچ سوافراد

بعد خطبہ منسونہ! دوستو کل فقیر نے وعدہ کیا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے دلائل عرض کرونگا۔ حضرات میں نے جو آیت نورِ تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ۙO

(پارہ ٦، سورۃ المائدہ، آیت ١٥)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صراحۃً نور فرمایا جیسا کہ جمہور مفسرین معتمدین نے اپنی اپنی تفاسیر کے اندر تصریح فرمائی ہے کہ نور سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتابِ مبین سے مراد قرآنِ مجید ہے کیونکہ آیۃ کریمہ میں کتاب مبین کو بطورِ عطف لایا گیا ہے اور اصل عطف میں یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغایرت ہو۔

معلوم ہوا کہ نور اور کتاب مبین دو الگ الگ چیزیں اور جب تک کوئی تعذر یا اتحاد شرعی لازم نہ آئے اصل اور حقیقت سے عدول جائز نہیں ہے۔ چنانچہ ترجمانِ القرآن حبر الامۃ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ"، يعني بالنور، محمدًا صلى اللّٰه عليه وسلم الذى أنار اللّٰه به الحقّ، وأظهر به الإسلام، ومحق به الشرك۔ [1]

یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ نے اس نور سے حق کو روشن اور اسلام کو ظاہر کیا اور شرک کو مٹایا۔

محی السنۃ علامہ علاء الدین علی بن محمد المعروف بالخازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

(قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) يعني محمداً صلى اللّٰه عليه وسلم إنما سماه الله نوراً لأنه يهتدى به كما يهتدى بالنور فى الظلام۔ [2]

علامہ حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

أو النور محمد عليه السلام لأنه يهتدى به كما سمى سراجاً۔ [3]

یعنی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپ کی نورانیت سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ آپ کو سراج منیر فرمایا گیا۔

امام المتکلمین علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیۃ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

أَنَّ الْمُرَادَ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ وَبِالْكِتَابِ الْقُرْآنُ [4]

یعنی بلاشبہ نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن ہے۔

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نور اور کتاب مبین سے مراد قرآن کریم ہی ہے۔ امام رازی اس کے متعلق فرماتے ہیں:

هَذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ الْعَطْفَ يُوجِبُ الْمُغَايَرَةَ بَيْنَ الْمَعْطُوفِ وَالْمَعْطُوفِ عَلَيْهِ ۔ [5]

یعنی یہ قول ضعیف ہے کیونکہ عطف معطوف علیہ کے درمیان مغائرت ثابت کرتا ہے۔

---

[1] (تفسیر الطبری، ''سورۃ المائدہ آیت ۱۵'' جلد ۱۰، صفحہ ۱۴۳، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

[2] (تفسیر الخازن، ''سورۃ المائدہ آیت ۱۵'' جلد ۲، صفحہ ۲۴، دار الکتب العلمیۃ - بیروت)

[3] (تفسیر المدارک، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵، جلد ۱، صفحہ ۴۳۶، دار الکلم الطیب - بروت)

[4] (تفسیر کبیر، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵، جلد ۱۱، صفحہ ۳۲۷، دار احیاء التراث العربی - بروت)

[5] (تفسیر کبیر، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵، جلد ۱۱، صفحہ ۳۲۷، دار احیاء التراث العربی - بروت)

امام جلال الملۃ والدین حافظ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

{قَدۡ جَاءَ كُمۡ مِنَ اللّٰهِ} نُورهُوَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰه عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ٦

یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور وہ نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قد جاء كم من اللّٰه نور عظيم وهو نور الأنوار والنبی المختار صلی اللّٰه عليه و سلم وإلى هذا ذهب قتادة واختاره الزجاج۔ ٧

یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نورِ عظیم اور وہ نوارانوار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہی مسلک حضرت قتادہ اور زجاج کا ہے۔

علامہ اسمعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وقيل المراد بالأول هو الرسول صلی اللّٰه عليه وسلّم وبالثانی القرآن۔ ٨

یعنی کہا گیا ہے کہ اول یعنی نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانی یعنی کتاب مبین سے مراد قرآن ہے۔

اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ سمی الرسول نوراً لأن أول شیء أظهره بالحق بنور قدرته من ظلمة العدم كان نور محمد صلی اللّٰه عليه وسلّم كما قال أول ما خلق اللّٰه نوری۔ ٩

یعنی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور رکھا کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اوّل ظاہر فرمایا وہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا ہے۔

امام الجلیل محی السنۃ ابی محمد الحسین القراء البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قَدۡ جَاءَ كُمۡ مِنَ اللّٰهِ نُورٌيعنی محمدا صلی اللّٰه عليه وسلم۔ ١٠

یعنی بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

علامہ امام حافظ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وَقَدۡ سَمَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الۡقُرۡآنِ فِي غَيۡرِ هَذَا الۡمَوۡضِعِ نُورًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا، فَقَالَ تَعَالَى قَدۡ جَاءَ كُمۡ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

---

٦ (تفسیر جلالین، سورۃ المائدہ آیت ۱۵، جلد۱، صفحہ۱۳۹، دارالحدیث-القاھرۃ)

٧ (تفسیر روح المعانی، سورۃ المائدہ آیت ۱۵، جلد۶ صفحہ۹۷، داراحیاء التراث العربی بیروت)

٨ (تفسیر روح البیان، سورۃ المائدہ آیت ۱۵، جلد۲، صفحہ۲۹۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

٩ (تفسیر روح البیان، سورۃ المائدہ آیت ۱۵، جلد۲، صفحہ۲۹۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

١٠ (تفسیر معالم التنزیل، جلد۲، صفحہ۳۱۸ مطبوعہ ریاض)

وَقَالَ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً، وَداعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِراجاً مُنِيراً (الشفاء) ۱۱

یعنی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کا نام نور اور سراج منیر رکھا جیسا کہ فرمایا ہے بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب اور فرمایا بے شک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد ومبشر ونذیر اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور سراج منیر بنا کر۔

أَنَّهُ كَانَ لَا ظل شخصه فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا وَأَنَّ الذُّبَاب كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى جَسَدِهِ وَلَا ثِيَابِهِ. (الشفاء) ۱۲

یعنی اور بلاشبہ آپ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا نہ چاندنی میں کیونکہ آپ نور تھے اور نہ ہی آپ کے جسم مقدس اور لباس اطہر پر مکھی بیٹھتی تھی۔



مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں: حق تعالی در شان حبیب خود صلی اللّٰه علیه وسلم فرمود که البته آمده نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور وکتاب مبین ومراد از نور ذات پاك حبیبِ خدا صلی اللّٰه علیه وسلم ہست ونیزا و تعالیٰ فرماید که اے نبی صلی اللّٰه علیه وسلم تراشاہدو مبشر ونذیر وداعی الی اللّٰه وسراج منیر فرستاده ایم ومنیر روشن کننده و نور دہنده راگویند پس اگر کسے راروشن کردن از انسانان محال بودے آں ذات پاك صلی اللّٰه علیه وسلم راہم ایں امر میسر نیامدے که آں ذات پاك صلی اللّٰه علیه وسلم از جمله اولادِ آدم علیه السلام اند مگرآں حضرت صلی اللّٰه علیه وسلم ذاتِ خود راچناں مطہر فرمود که نورِ خالص گشتند وحق تعالیٰ آنجناب سلامه علیه رانور فرمود وبتواتر ثابت شد که آں حضرت عالی سایه نداشتند وظاہر است که بغیر نورہمه اجسام ظل مے دارند۔ ۱۳

یعنی حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور کتاب مبین آئی۔ نور سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے

---

۱۱ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الاول فی ثناء اللہ تعالیٰ علیہ الخ، الفصل الاول: فیما جاء من ذلک الخ، جلد ۱، صفحہ ۱۸، دارالفکر، بیروت)

۱۲ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع: ففیما اظہر اللہ تعالیٰ علیہ الخ، فصل ومن ذلک ما ظہر من الآیات الخ، جلد ۱، صفحہ ۳۶۸، دارالفکر، بیروت)

۱۳ (امداد السلوک، صفحہ ۸۵، ۸۶ مطبوعہ بلالی دخانی پریس ساڈھورہ)

آپ کوشاہد ومبشر ونذیر وداعی الی اللہ اورسراج منیر بنا کر بھیجا ہے اورمنیر روشن کرنے والے اورنور دینے والے کو کہتے ہیں پس اگر انسانوں میں سے کسی کوروشن کرنا محال ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے یہ امر میسر نہ ہوتا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک اگر چہ جملہ اولادِ آدم علیہ السلام کی ہے مگرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذاتِ پاک کوایسا مطہر فرمایا کہ نورِ خالص ہوگئے اورحق تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کونور فرمایا اورتواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہ رکھتے تھے اورظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ لا یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۵)

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اورزمینوں کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق، کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا نہ پچھّم کا۔قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے اگر چہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے۔اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اوراللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے اوراللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی مثال بیان فرمائی ہے اللہ کا نور کیا ہے اوراس مثال کا مطلب کیا ہے۔

نور کے متعلق حضرت کعب احبار اورابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اَلْمُرادُ بِالنُّورِ الثَّانِی ھُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلُہُ تَعالَی (مَثَلُ نُورِہِ) أَیْ نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔(الشفاء)[۱۴]

یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''مَثَلُ نُورِہِ'' میں نورِ ثانی سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اورمثال کے متعلق محی السنۃ علامہ علاء الدین علی بن محمد المعروف بالخازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَقِیلَ :وَقعَ ھَذَا التَّمْثِیلُ لِنُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِکَعْبِ الْأَحْبَارِ: أَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِہِ تَعَالَی: (مَثَلُ نُورِہِ کَمِشْکَاۃٍ) قَالَ کَعْبٌ: ھَذَا مَثَلٌ ضَرَبَہُ اللَّہُ لِنَبِیِّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

---

[۱۴] (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الاول فی ثناء اللہ تعالیٰ علیہ الخ، الفصل الاول: فیما جاء من ذلک الخ، جلد۱، صفحہ ۱۷، دارالفکر، بیروت)

فَالْمِشْكَاةُ صَدْرُهُ وَالزُّجَاجَةُ قَلْبُهُ وَالْمِصْبَاحُ فِيهِ النُّبُوَّةُ تُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هِيَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، يَكَادُ نُورُ مُحَمَّدٍ وَأَمْرُهُ يَتَبَيَّنُ لِلنَّاسِ وَلَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ كَمَا يَكَادُ ذَلِكَ الزَّيْتُ يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ [15]

یعنی اور کہا گیا ہے یہ تمثیل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے (چنانچہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت کعب بن احبار سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول "مثل نورہ کمشکاۃ" کا معنی مجھے بتاؤ انہوں نے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے تو "مشکوٰۃ" (طاق) سے مراد آپ کا سینہ اور "زجاجہ" (فانوس) سے مراد آپ کا قلب اور "مصباح" (چراغ) سے مراد نبوت ہے جو نبوت کے مبارک شجر سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی اور چمک ایسی ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تب بھی لوگوں پر ظاہر ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: الْمِشْكَاةُ: جَوْفُ مُحَمَّدٍ، وَالزُّجَاجَةُ: قَلْبُهُ، وَالْمِصْبَاحُ: النُّورُ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ فِيهِ، لَا شَرْقِيَّةً وَلَا غَرْبِيَّةً: وَلَا يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، تُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ: إِبْرَاهِيمُ، نُورٌ عَلَى نُورٍ، قَلْبُ إِبْرَاهِيمَ، وَنُورٌ: قَلْبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [16]

یعنی طاق تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک اور فانوس قلب مبارک ہے اور چراغ وہ نور ہے جو اللہ نے اس میں رکھا ہے وہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی۔ روشن ہے شجرہ مبارکہ یعنی ابراہیم علیہ السلام نور پر نور ہے یعنی نورِ قلب ابراہیم پر نور قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝ (پارہ ۲۸، سورۃ الصّف، آیت ۸)

ترجمہ: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔

---

[15] (تفسیر خازن، سورۃ النور، آیت ۳۴ الی ۳۵ فصل فی بیان التمثیل المذکور فی الآیۃ، جلد ۳، صفحہ ۲۹۷، دار الکتب العلمیۃ - بیروت)

اس کے علاوہ یہ عبارت تفسیر معالم التنزیل المعروف تفسیر البغوی میں بھی موجود ہے۔

[16] (تفسیر خازن، سورۃ النور، آیت ۳۴ الی ۳۵ فصل فی بیان التمثیل المذکور فی الآیۃ، جلد ۳، صفحہ ۲۹۷، دار الکتب العلمیۃ - بیروت)

امام ابن ابی حاتم اپنی تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

فی قولہ (یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ)یقول یریدون أن یھلک محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ ۱۷

یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا کہ کفار چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھا دیں یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کردیں۔

قرآنِ کریم کی آیات اور تفسیری روایات سے صراحۃً ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے بلا واسطہ پیدا فرما کر مخلوقات کی پیدائش کا سبب قرار دیا۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: قلت یا رسول اللّٰہ، بأبی أنت وأمی، أخبرنی عن أول شیء خلقہ اللّٰہ تعالی قبل الأشیاء .قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا جابر، إن اللّٰہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نورہ، فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللّٰہ، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم، ولا جنۃ ولا نار، ولا ملک ولا سماء ، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جنی ولا إنسی، فلما أراد اللّٰہ تعالی أن یخلق الخلق قسم ذلک النور أربعۃ أجزاء ، فخلق من الجزء الأول القلمومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش .ثم قسم الجزء الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول حملۃ العرش، ومن الثانی الکرسی، ومن الثالث باقی الملائکۃ، ثم قسم الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول السماوات، ومن الثانی الأرضین، ومن الثالث الجنۃ والنار، ثم قسم الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول نور أبصار المؤمنین، ومن الثانین نور قلوبھم وھی المعرفۃ باللّٰہ ومن الثالث نور أنسھم، وھو التوحید، لا إلہ إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ ۱۸

یعنی میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح، نہ قلم، نہ جنت، نہ دوزخ، نہ فرشتہ، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج، نہ چاند، نہ جن، نہ انس (کچھ بھی) نہ تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصے سے قلم، دوسرے سے لوحِ محفوظ، تیسرے سے عرش پیدا کیا اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کر دیئے پہلے حصے سے حاملینِ عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے سب فرشتے پیدا کئے اور چوتھے

---

۱۷ (تفسیر الدر المنثور، سورۃ التوبۃ، آیت ۳۲، جلد ۴، صفحہ ۱۷۵، دار الفکر-بیروت)

۱۸ (مواہب اللدنیہ، جلد ۱، صفحہ ۸۹ تا ۹۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کے پھر چار حصے کردیئے پہلے حصے سے (ساتوں) آسمان، دوسرے حصہ سے (ساتوں) زمینیں، تیسرے سے جنت ودوزخ پیدا کئے اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کر دیئے۔ پہلے حصے سے (مؤمنوں کی) آنکھوں کا نور، دوسرے سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں، تیسرے سے ان کے انس ومحبت کا نور اور وہ توحید ہے ''لَا إِلَـهَ إِلَّا الـلَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ'' صلی اللہ علیہ وسلم۔

حدیث مذکورہ میں ''نـوره'' فرمایا اور نور کی ضمیر اللہ کی طرف لوٹتی ہے اور اللہ اسم ذاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذاتی نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا صفاتی سے نہیں ورنہ ''مِنْ نُوْرِ حَمَالِهٖ'' یا ''مِنْ نُوْرِ عِلْمِهٖ'' وغیرہ ہوتا اور اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ کے نور کے ٹکڑے کا حصہ ہے کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ میں مغائرت شرط ہے اور یہ اضافت تشریفی ہے جیسے ''روح اللہ، بیت اللہ'' کہا جاتا ہے کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کے پتھر وغیر اللہ تعالیٰ کی ذات کے ٹکڑے یا اجزاء ہیں؟ یا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح کے ٹکڑے اور جزء ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِذَا سَوَّيْتُه وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوحِىْ فَقَعُوْا لَه سٰجِدِيْنَ O (پارہ۱۴،سورۃالحجر،آیت ۲۹)

ترجمہ: تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں۔

بلا شک اللہ تعالیٰ نے اپنی روح سے پھونکا تو کیا آدم علیہ السلام کے اندر اللہ کی روح کا ٹکڑا جدا ہوکر داخل ہو گیا تھا؟ ہرگز نہیں کیونکہ اللہ کی روح ٹکڑے ہونے سے پاک ہے اسی طرح نور بھی تو جس طرح اپنی روح سے پھونکا اسی طرح اپنے نور سے پیدا فرمایا نہ روح ٹکڑے ہوئی نہ نور ٹکڑے ہوا۔

غرض اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور پھر اسی نورِ پاک سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِىْ ۔(مدارج النبوت) [۱۹]

یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے ہے۔

یعنی میرے ظہور کا سبب اللہ کا نور ہے اور ساری مخلوق کے ظہور کا سبب میرا نور ہے اللہ کا نور نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا اور میرا نہ

---

۱۹ ہمیں یہ حدیث فتاویٰ رضویہ میں مندرجہ ذیل کتاب میں ملی۔

(تذکرۃ الموضوعات، باب فضل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صفحہ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان)

(فتاوی رضویہ، کتاب السیر، جلد۱۴، صفحہ ۶۴۹، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ہوتا تو مخلوق نہ ہوتی۔

”وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے“

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب میں اس حدیث کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے نورِ محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقۃ ثابت ہوا کیونکہ جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ [۲۰]

شیخ محقق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب مدارج النبوت میں فرماتے ہیں: بداں کہ اول مخلوقات و واسطہ صدورِ کائنات و واسطہ خلق عالم وآدم نور محمد است صلی اللّٰہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شد است کہ ”اول ما خلق اللّٰہ نوری وسائر مکونات علوی وسفلی“ ازاں نور دازاں جوھر پاك پیدا شدہ وحدیث”أوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقلَ “نزد محققین ومحدثین بہ صحت نرسیدہ وحدیث”أَوّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ “نیز گفتہ اند۔ (مدارجِ النبوۃ، جلد ۲، صفحہ ۲) [۲۱]

یعنی جان لو کہ اول مخلوقات وصدورِ کائنات وواسطہ تخلیق عالم وآدم نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا ہے اور باقی تمام مخلوقات علوی وسفلی اسی نور اور اسی جوہر پاک سے محققین ومحدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے ایسے ہی وہ حدیث بھی صحت کو نہیں پہنچی جس میں ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا ہے۔

حضرت ابن عباس وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی: قَالَ کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [۲۲]

یعنی فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں علم الٰہی میں نبی تھا سو اُن کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اگر

---

[۲۰] (نشرالطیب فی ذکرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل نمبر ا”نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان“صفحہ ۱۱، ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور)

[۲۱] (مدارجِ النبوۃ، جلد دوم، باب اول، جلد ۲، صفحہ ۲، دارفخر المطابع باھتمام نیاز احمد)

[۲۲] (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب ماجاء فی مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۷، صفحہ ۳۲۹، حدیث ۳۶۵۵۳، مکتبۃ الرشد۔ الریاض)

آپ کی یہ مراد ہوتی تو اس میں پھر آپ کی کیا تخصیص تھی علم الٰہی میں تو تمام چیزیں آپ کے وجود سے بھی پہلے تھیں تو یہ تخصیص خود دلیل ہے اس کی کہ آپ کی مراد یہ نہ تھی اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ نبوت وصف ہے اور وصف وکمال وجوہ اور ذات کے تابع ہوا کرتا ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وصف ہو اور موصوف نہ ہو۔ ثابت ہوا کہ آدم کا وجود آدم علیہ السلام سے پہلے تھا اور وہ وجود نوری تھا چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کنت نورًا بین یدی ربی قبل خلق آدم بأربعة عشر ألف عام۔ [۲۳]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے حضور ایک نور تھا۔

مولوی اشرف علی تھانوی اس حدیث کو لکھنے کے بعد کہتے ہیں اس عدد میں کم کی نفی ہے زیادتی کی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جائے۔ [۲۴]



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سأل جبرائیل علیہ السلام کم عمرت من السنین قال و اللّٰہ لا ادری غیر ان کوکباً فی الحجاب الرابع یظهر فی کل سبعین الف سنة مرة رائبه اثنین و سبعین الف مرة فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: یا جبریل وعزة ربی انا ذالک الکوکب. (جواهر البحار فضل النبی المختار) [۲۵]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا خدا کی قسم میں سوائے اس کے نہیں جانتا کہ حجابِ رابع میں ایک ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ظاہر ہوتا تھا جس کو میں نے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کو الہام فرمایا تو انہوں نے عرض کیا اے پروردگار تو نے میری کنیت ابو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کس لئے رکھی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنا سر اُٹھاؤ۔ ارفع رأسک، فرفع رأسه فرأی نور محمد فی سرادق العرش فقال یا رب، ما هذا النور؟ قال هذا

---

[۲۳] (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ بالمنح، النوع الاول: فی ذکر آیات تتضمن الخ، جلد ۸، صفحہ ۳۳۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۲۴] (نشر الطیب فی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل نمبرا ''نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان'' صفحہ ۱۳، ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور)

[۲۵] (جواہر البحار فضل النبی المختار، جلد ۱، صفحہ ۷۷۶، المکتبۃ العصریۃ)

نور نبی من ذریتک اسمه فی السماء أحمد، وفی الأرض محمد، لولاه ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا أرضًا.[26]

یعنی انہوں نے اپنا سر اُٹھایا تو اُن کو عرش کے پایوں پر نور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نظر آیا عرض کیا اے میرے پروردگار یہ نور کیسا ہے؟ ارشاد ہوا یہ نور تمہاری اولاد میں سے اس نبی کا ہے جس کا نام آسمانوں میں احمد اور زمینوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اگر یہ نور نہ ہوتا تو میں نہ تمہیں اور نہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کنت اول النبین فی الخلق واخرھم فی البعث۔[27]

یعنی میں پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلا ہوں اور بعثت میں ان سب سے پچھلا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سب سے پہلے نبی بھی آپ اور سب سے پچھلے نبی بھی آپ ہیں یعنی صفت نبوت کی ابتداء بھی آپ سے ہوئی اور انتہاء بھی آپ کی ہی ذات بابرکات پر ہوئی نہ آپ سے پہلے کوئی نبی تھا نہ بعد میں کوئی ہوگا۔

''حد پہ پہنچ کر ایک بات کہتا ہوں تیری شان میں
دہر میں تیری ذات پر ختم ہوئی پیمبری''

ان احادیث مبارکہ سے صراحۃً ثابت ہوا کہ باعثِ ایجاد دوعالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک ہے اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ نیز احادیث میں غور وفکر کرنے سے آپ کی بشریت مطہرہ کا سلسلہ بھی بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ بشریت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بشر نہ تھا مگر آپ تھے اور کیا تھے؟ اس کے متعلق ثابت ہوا کہ جس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے پہلے پیدا کیا گیا تھا وہی نور تھا تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد بشریت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر ہوا بلاشبہ آپ بشر بھی ہیں مگر آپ کی بشریت مطہرہ بے مثل اور بشریت کے ہر عیب ونقص سے پاک اور مبرا ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: باید دانست کہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دررنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلقِ ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللّٰہ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نورحق جل وعلیٰ مخلوق گشتہ است کمال قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام: خلقت من نور اللّٰہ. (مکتوبات شریف، نمبر ۱)

---

[26] (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ بالمنح، المقصد الاول: فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ الخ، مدخل، جلد ا، صفحہ ۸۵، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[27] (تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل علی ہامش الخازن، تحت آیۃ ''واذ اخذ نا من النبیین الخ''، مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، جلد ۶، صفحہ ۵۷۰، دارالفکر- بیروت)

یعنی جاننا چاہیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے انسانوں کی طرح نہیں ہے بلکہ عالم کے تمام افراد میں سے کوئی فرد بھی پیدائش میں اُن سے کسی طرح مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ آپ صلی اللہ باوجود نشاء عنصری کے اللہ عزوجل کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔

ہم نے حوالہ جات بہت زیادہ اس لئے لکھے ہیں کہ ہمارے سامنے چند ایسی ٹولیاں گزر رہی ہیں جنہیں چمگاڈر کی طرح نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑ ہے اگرچہ میرے پیش کردہ حوالہ ان کو کام نہ دینگے کیونکہ ان کے ازل سے تالے بند ہیں البتہ میں اس محنت سے میرے اہلِ سنت (جماعتی) مستفید ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور وارفتگی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین



وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ


☆☆☆☆☆☆